شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

جائزہ لیتے رہو اپنے گریبانوں کا

ایک دوسرے پر تنقید، تجسس، عیب جوئی، دوسرے کی چھوٹی سی خامی کو بھی بہت بڑا کر کے دکھانا' ہماری عام سی عادت بن گئی ہے۔ دوسروں کے عیب و ہنر دیکھنے کے بجائے اگر آدمی اپنی خامیوں پر نظر ڈالے اور ان میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے تو اسے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ دوسروں کی عیب جوئی میں لگا رہے۔ ہر خاندان، ہر دفتر، ہر معاشرے میں کوئی نہ کوئی ایسا فرد ضرور دکھائی دے گا جو جلتی پر تیل ڈالنے کی مہارت رکھتا ہے۔ اور کوئی ایسا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا جس سے کوئی نہ کوئی بگاڑ پیدا کیا جا سکے۔ بعض آدمیوں کے دماغ کی ساخت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ بغیر طنز کے بات کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں مگر اپنی طرف ایک چھوٹے سے اشارے کو بھی برداشت کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ خود یوں تڑپ اٹھتے ہیں جیسے تپتے ہوئے توے پر دانۂ سپند۔ چار دوستوں میں بیٹھ کر کسی کی پگڑی اچھالنا ان کا مشغلہ ہے۔ دوسروں کے وہ لتے لیتے ہیں کہ جیسے خود جنید بغدادی ہوں۔ یوں تو ایسے لوگ زندگی کے ہر شعبے میں پائے جاتے ہیں مگر اخبارات کے بعض ہمارے بھائی تو کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتے۔ ہم یہاں بات کرنے چلے ہیں تجاوزات اور ناجائز تجاوزات کی' وہ ذہنی ہوں یا مادی۔ جس طرح کسی زمانے میں شراب اور ناجائز شراب کی بات چلتی رہی۔ ایل ایم کیو روڈ پر ذرا ٹیلی فون ایکسچینج آفس ملتان سے چوک نواں شہر تک چلتے جایئے ایم سی گراؤنڈ کے ساتھ ساتھ فٹ پاتھ کے اوپر دو ٹانگوں والے بڑے بڑے بورڈ نصب ہیں۔ آپ دیکھتے چلے جائیں روزنامہ ''نیا اخبار، خبریں، اپنا، سنگ میل، عدل، گلوب، اوصاف، بساط، کرائم، جائزہ'' اور ہفت روزہ ''خوب رُو'' کے سائن بورڈ پیدل چلنے والوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ پورے کا پورا فٹ پاتھ رکا ہوا ہے۔

قارئین! مزے کی بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی بائیں طرف ابدالی روڈ پر پریس کلب موجود ہے۔ اب دوسروں پر بے محابہ تنقید کرنے والوں اور تجاوزات اور ناجائز تجاوزات کی تصاویر شائع کرنے والوں سے کون کہے کہ ان بورڈوں کی تصاویر بھی شائع کریں۔ ان کے کام کا جائزہ کون لے؟ ایم ڈی اے یا میونسپل کارپوریشن ملتان؟ ہمارے خیال میں تو ان کے لیے روزنامہ ''جائزہ'' کے لگے ہوئے بورڈ کی پیشانی پر لکھا ہوا یہ شعر ہی کافی ہے کہ:

حق تنقید تمہیں بھی ہے مگر اس شرط کے ساتھ
جائزہ لیتے رہو اپنے گریبانوں کا